بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تفسیر ابنِ کثیر

تالیف

مفسرِ قرآن حضرت امام حافظ عماد الدین ابنِ کثیر رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ متن

ضیاء الامت حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ

مترجمین

علامہ محمد اکرم الازہری، علامہ محمد سعید الازہری
علامہ محمد الطاف حسین الازہری

ضیاء القرآن پبلی کیشنز
لاہور کراچی پاکستان

تالیف

مفسرِ قرآن حضرت امام حافظ عماد الدین ابنِ کثیر رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ متن

ضیاء الامت حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ

مترجمین

علامہ محمد اکرم الازہری، علامہ محمد سعید الازہری

علامہ محمد الطاف حسین الازہری

زیرِ اہتمام: اِدارہ ضیاء المصنفین ○ بھیرہ شریف

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

لاہور — کراچی — پاکستان

چاند کتاب محل ڈسکہ

نام کتاب	تفسیر ابن کثیر، جلد دوم
مفسر	حضرت امام حافظ عماد الدین ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ
ترجمہ متن	ضیاء الامت حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ
مترجمین	علامہ محمد اکرم الازہری، علامہ محمد سعید الازہری
	علامہ محمد الطاف حسین الازہری
	من علماء دار العلوم محمدیہ غوثیہ، بھیرہ شریف
زیر نگرانی	قاری اشفاق احمد خان، محمد انور سعید
اشاعت	اپریل 2004ء
تعداد	ایک ہزار
ناشر	ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور
کمپیوٹر کوڈ	1Z385

ملنے کے پتے

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

داتا دربار روڈ، لاہور۔ فون: 7221953 فیکس:۔ 042-7238010

9۔ الکریم مارکیٹ، اردو بازار، لاہور۔ فون: 7225085-7247350

14۔ انفال سنٹر، اردو بازار، کراچی

فون: 021-212011-2630411۔ فیکس:۔ 021-2210212

e-mail:- sales@zia-ul-quran.com

zquran@brain.net.pk

Visit our website:- www.zia-ul-quran.com

بات کو سمجھتے ہیں، اس لئے ان کے بارے میں فرمایا: بَلْ هُمْ اَضَلُّ کہ یہ ڈنگروں سے بھی زیادہ گمراہ اور بدتر ہیں کیونکہ ڈنگر اگرچہ بات کو سمجھتے تو نہیں، پھر بھی جب ان کا مالک انہیں بلاتا ہے تو اس کی طرف رخ کر لیتے ہیں لیکن ان انسان نما ڈنگروں نے کبھی بھی اپنے خالق حقیقی کی آواز پر لبیک نہیں کہی۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ یہ حیوان وہی کچھ کرتے ہیں جس مقصد کے لئے انہیں پیدا کیا گیا ہے یا تو فطری طور پر ایسا کرتے ہیں یا پھر سدھانے سے، برخلاف کافر کے کہ اسے تو پیدا ہی اس لئے کیا گیا ہے کہ وہ اللہ کی عبادت کرے اور اسے یکتا مانے لیکن یہ کفر اور شرک کا ارتکاب کرنے لگا۔ یہی وجہ ہے کہ جو بشر اللہ کی اطاعت کرتا ہے وہ قیامت کے دن اپنے جیسے فرشتوں سے افضل ہوگا، اور جو بشر کفر کرتا ہے وہ جانوروں سے بھی بدتر ہے جیسا کہ ارشاد ہوتا ہے: اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ۔

وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا ۪ وَذَرُوا الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْٓ اَسْمَآئِهٖ ؕ سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۸۰﴾

"اور اللہ ہی کے لئے ہیں نام اچھے اچھے سو پکارو اسے انہیں ناموں سے، اور چھوڑ دو انہیں جو کجروی کرتے ہیں اس کے ناموں میں۔ انہیں سزا دی جائے گی جو کچھ وہ کیا کرتے تھے"۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں، ایک کم سو۔ جس نے ان کا ورد کیا وہ جنت میں داخل ہوگا۔ اللہ تعالیٰ وتر ہے اور وہ وتر (طاق) کو پسند فرماتا ہے"(1)۔

ترمذی شریف میں اس کے بعد یہ اسمائے حسنیٰ مذکور ہیں: "هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ الْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ الْغَفَّارُ الْقَهَّارُ الْوَهَّابُ الرَّزَّاقُ الْفَتَّاحُ الْعَلِيْمُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الْخَافِضُ الرَّافِعُ الْمُعِزُّ الْمُذِلُّ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ الْحَكَمُ الْعَدْلُ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ الْحَلِيْمُ الْعَظِيْمُ الْغَفُوْرُ الشَّكُوْرُ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ الْحَفِيْظُ الْمُقِيْتُ الْحَسِيْبُ الْجَلِيْلُ الْكَرِيْمُ الرَّقِيْبُ الْمُجِيْبُ الْوَاسِعُ الْحَكِيْمُ الْوَدُوْدُ الْمَجِيْدُ الْبَاعِثُ الشَّهِيْدُ الْحَقُّ الْوَكِيْلُ الْقَوِيُّ الْمَتِيْنُ الْوَلِيُّ الْحَمِيْدُ الْمُحْصِيُ الْمُبْدِئُ الْمُعِيْدُ الْمُحْيِي الْمُمِيْتُ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ الْوَاجِدُ الْمَاجِدُ الْوَاحِدُ الْاَحَدُ الْفَرْدُ الصَّمَدُ الْقَادِرُ الْمُقْتَدِرُ الْمُقَدِّمُ الْمُؤَخِّرُ الْاَوَّلُ الْاٰخِرُ الظَّاهِرُ الْبَاطِنُ الْوَالِي الْمُتَعَالِي الْبَرُّ التَّوَّابُ الْمُنْتَقِمُ الْعَفُوُّ الرَّءُوْفُ مَالِكُ الْمُلْكِ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ الْمُقْسِطُ الْجَامِعُ الْغَنِيُّ الْمُغْنِي الْمَانِعُ الضَّارُّ النَّافِعُ النُّوْرُ الْهَادِي الْبَدِيْعُ الْبَاقِي الْوَارِثُ الرَّشِيْدُ الصَّبُوْرُ"(2)۔

یہ حدیث غریب ہے۔ ابن ماجہ نے کچھ کمی بیشی کے ساتھ یہی نام ذکر کئے ہیں(3)۔ زہیر بن محمد کہتے ہیں کہ یہ اسمائے گرامی اہل علم نے قرآن کریم میں سے جمع کئے ہیں۔ بہرصورت اسماء حسنیٰ صرف ننانوے سمجھ لینا درست نہیں۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس شخص کو کوئی رنج والم اور غم پہنچے وہ یہ دعا کرے: اے اللہ! میں تیرا بندہ ہوں تیرے بندے اور تیری لونڈی کا بیٹا ہوں، میری پیشانی تیرے ہاتھ میں ہے، مجھ میں تیرا حکم نافذ ہے، میرے بارے میں تیرا فیصلہ عادلانہ ہے۔ میں تیرے ہر اس نام کے ساتھ تجھ سے سوال کرتا ہوں جس سے تو نے اپنے آپ کو موسوم کیا ہے یا اپنی کتاب میں نازل کیا ہے یا اپنی مخلوق میں

1۔ صحیح بخاری، کتاب الدعوات، جلد 8 صفحہ 100 صحیح مسلم، کتاب الذکر: 2062
2۔ عارضۃ الاحوذی، ابواب الدعوات، جلد 13 صفحہ 37-43
3۔ سنن ابن ماجہ کتاب الدعاء: 1269-1270

سے کسی کو سکھایا ہے یا اسے اپنے علم غیب میں اپنے ساتھ مخصوص کیا ہے کہ قرآن عظیم کو میرے دل کی بہار، میرے سینہ کا نور اور میرے غم و حزن کو کافور کرنے والا بنادے۔ جو شخص یہ دعا کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے حزن و غم کو فرحت وانبساط میں بدل دے گا" عرض کی گئی: یا رسول اللہ! کیا ہم یہ یاد نہ کرلیں؟ فرمایا: "جو بھی اسے سنے چاہئے کہ وہ اسے یاد کرے" (1)۔ بعض علماء نے کتاب وسنت سے اللہ تعالیٰ کے ایک ہزار نام جمع کیے ہیں (2)۔

وَذَرُوا الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْٓ اَسْمَآىِٕهٖ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ الحاد یہ تھا کہ مشرکین "لات" (بت کا نام) کو اللہ تعالیٰ کے اسماء میں شریک کردیتے۔ مجاہد کہتے ہیں کہ انہوں نے اللہ سے لات اور عزیز سے عزیٰ مشتق کیا ہوا تھا۔ یہ بھی الحاد کی ایک شکل ہے کہ اللہ کے اسماء گرامی میں سے بتوں کے نام مشتق کرلئے جائیں۔ قتادہ الحاد کا معنی شرک کرنا بتاتے ہیں اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کا معنی تکذیب منقول ہے۔ کلام عرب میں الحاد کا معنی ہے: راہ راست سے ہٹ جانا، کجی، ظلم اور انحراف۔ اسی لئے لحد (قبر) کا لفظ ہے کیونکہ اسے قبلہ رخ پھیرا جاتا ہے۔

وَمِمَّنْ خَلَقْنَآ اُمَّةٌ يَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَبِهٖ يَعْدِلُوْنَ ﴿١٨١﴾

"اور ان میں سے جنہیں ہم نے پیدا فرمایا ایک امت ہے جو راہ دکھاتی ہے حق کے ساتھ اور حق کے ساتھ ہی عدل وانصاف کرتی ہے"۔

ہماری پیدا کردہ امتوں میں سے ایک امت ایسی ہے جو قول وفعل کے اعتبار سے حق پر قائم ہے۔ حق گو ہے اور حق کے ساتھ ہی فیصلہ کرتی ہے۔ اس امت سے مراد امت محمد یہ علی صاحبہا افضل الصلوٰۃ والتسلیم ہے۔ نبی کریم ﷺ جب اس آیت کو پڑھتے تو فرماتے: "یہ (آیت) تمہارے لئے ہے اور تم سے پہلے ایک قوم (قوم موسیٰ) کو اسی کی مثل عطا ہوئی یعنی وَمِنْ قَوْمِ مُوْسٰٓى اُمَّةٌ يَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَبِهٖ يَعْدِلُوْنَ (الاعراف:59)۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "میری امت میں سے ایک قوم حق پر قائم رہے گی یہاں تک کہ عیسیٰ بن مریم نزول فرمائیں"۔ صحیحین کی ایک حدیث میں آپ ﷺ فرماتے ہیں: "میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر غالب رہے گا۔ ان کا کوئی مخالف اور انہیں بے یار ومددگار چھوڑنے والا انہیں نقصان نہیں پہنچا سکتا یہاں تک کہ قیامت آجائے" (3)۔ ایک دوسری روایت میں ہے: یہاں تک کہ اللہ کا حکم (موت) آجائے، وہ اسی پر کاربند رہیں گے۔ ایک اور روایت میں ہے کہ اس حال میں کہ وہ شام میں ہوں گے۔

وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿١٨٢﴾ وَاُمْلِيْ لَهُمْ ۚ اِنَّ كَيْدِيْ مَتِيْنٌ ﴿١٨٣﴾

"اور جنہوں نے تکذیب کی ہماری آیتوں کی تو ہم آہستہ آہستہ پستی میں گرادیں گے انہیں اس طرح کہ انہیں علم تک نہ ہوگا۔ اور میں مہلت دیتا ہوں انہیں۔ بیشک میری خفیہ تدبیر بہت پختہ ہے"۔

مطلب یہ ہے کہ دنیا میں ان کے لئے معیشت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور ان کے لئے رزق کی فراوانی کردی جاتی ہے۔ یہ اس سے دھوکہ کھا کر یقین کر بیٹھتے ہیں کہ ان کی غیر معمولی شان ہے۔ جیسا کہ فرمایا: فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ اَبْوَابَ كُلِّ

1۔ مسند احمد، جلد 1 صفحہ 391-452، الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، کتاب الرقاق، جلد 2 صفحہ 159-160

2۔ عارضۃ الاحوذی، ابواب الادب، جلد 10 صفحہ 281 3۔ صحیح بخاری، کتاب التوحید، جلد 9 صفحہ 167 صحیح مسلم، کتاب الامارۃ 1524